سوال

(267)نکاح میں والد کی رضامندی ضروری ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش کہ ایک مسئلہ پر فتویٰ چاہیے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ایک دوست نے ایک دوسری برادری کی لڑکی سے اس کے والدین کی رضامندی کے بغیر شادی کرلی ہے اب اس لڑکی کے ماں باپ کا موٴقف یہ ہے کہ ہم اس شادی کو نہیں مانتے ہم اس لڑکی کا نکاح اپنی مرضی سے کسی دوسرے سے کریں گے ۔ سوال یہ ہے کہ لڑکی کا پہلے نکاح جو ہوچکا ہے اس کی موجودگی میں کیا لڑکی کے ماں باپ اس کا نکاح کسی اور سے کرسکتے ہیں جب کہ لڑکے والے کہتے ہیں کہ ہم یہ نکاح نہیں ہونے دیں گے یہ برائے مہربانی اس کی شرعی حیثیت کے بارے میں وضاحت فرمادیں ۔

(سائل حافظ محمد اسلام تاج غازی پارک بلال سٹریٹ نمبر ۶ عامر روڈ شادباغ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ انعقاد نکاح لڑکی اور اس کے والد یا کسی شرعی اور صحیح ولی کی باہمی رضامندی اور ہم آہنگی پر موقوف ہے ۔ اگر لڑکی اور اس کے شرعی ولی کی باہمی رضامندی اور ہم آہنگی نہیں ہوگی تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا ۔ یعنی ایسا نکاح شرعاً صحیح نہیں ہوگا اور ایسے نکاح کی صورت میں اس جوڑے کا اختلاط سراسر گناہ اور سفاح ہوگا ۔ دوسرے لفظوں میں صحت نکاح کے لئے ولی کی اجازت ضروری ہے۔بخاری میں ہے :

(بَابُ مَنْ قَالَ : لاَ نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة:232] فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ، وَكَذَلِكَ البِكْرُ، وَقَالَ : {وَلاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا} [البقرة:221] وَقَالَ : {وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ} [النور:32])(صحیح بخاری : ج ۲ ص ۷۷۱)

کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کرلیں اور نکاح ٹوٹ جائے تو دوبارہ ان عورتوں کو اپنے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مت روکو یعنی جب طلاق رجعی ہو ۔ معلوم ہوا کہ ولی کو روکنے کا اختیار رہے ورنہ اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل نہ فرماتا اور دوسری دونوں آیات میں بھی ولیوں کو یہی خطاب فرمایا گیا ہے کہ ولیوں کو اختیار حاصل ہے ۔ پھر امام بخاری حضرت معقل بن یسار کی مشہور حدیث لائے ہیں ۔

(وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ، وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْمَدِينِيِّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ حِبَّانَ وَأَعَلَّهُ بِالْإِرْسَالِ وبِکَذَا صَحَّحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ فِيمَا حَكَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ) (۲ : سبل السلام : ج ۳ ص ۱۱۷)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

اس صحیح حدیث اور قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات کے مطابق ولی کی اجازت ضروری ہے ورنہ نکاح شرعاً صحیح نہ ہوگا۔ چونکہ صورت مسئولہ میں خط کشیدہ وضاحت کے مطابق یہ نکاح والد کی مرضی اور اجازت کے بغیر کیا گیا ہے لہٰذا یہ نکاح غیر شرعی اور باطل ہے۔ مفتی کسی بھی قانونی سقم اور عدالتی کاروائی کا ذمہ دار نہ ہوگا یہ محض شرعی فتویٰ ہے جو بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص677

محدث فتویٰ